REGISTERED No. 93.

ضمیمہ کاشف الاخبار

منشور محمدی

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم | باخاتم وہر آمدہ منشور محمدؐ | توریت بلا توریہ انجیل بر انجیل | گویان صفت و سیرت ہمرور محمدؐ

نمبر ۶ | مورخہ ۱۱ شعبان المعظم ۱۲۸۹ ہجری روز سہ شنبہ | جلد

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ | مثنوی | مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

اللہ رے اوسکی کبریائی — ہی مور کو دعوی خدائی
اِک پرچہ ہی امریکن مشن کا — پتا شداد کے چمن کا
اہلِ اسلام کے جگر پر — ہر لفظ ہی اسکا نوک خنجر
تو ہین جناب سرورِ دین — چھپواتی ہین سمین بائبل کین
ستر مسمور کا ہی کاغذ — مردِ مغرور کا ہے کاغذ
بدلے ہوی دین احمدی کے — دو ایک ہین پشتبان اسکے
ہین انمین سی اک برے محرر — کاک انکا ہی نوک تیغ نادر
بندیکو خدا بنانیوالے — برگشتہ رجب علی بچارے
حق پوچھو تو شمس بے ادب سے — اہلِ اسلام تاب مین تھے
سرکار فرنگ کی بدولت — ازادئی دین کی ہی بشارت
آیا یہ خیال دل مین عمر کے — منشور محمدی لکھانے
تائید سے دینی بھائیون کی — چمکائی ہے تیغ طبع اپنی
لکھے وے جواب منصفانہ — واصف جنکا ہی اک زمانہ

کہتے ہین جناب عیسیٰ سنئے — مضمون عمدہ جواب اچھے
اور لکھتے رہین گر تا بہ محشر — انشاء اللہ اے برادر
وہ شمس ہی یہ ہی ابر رحمت — جاوید وہ ہے یہ ہی کرامت
نمرود وہ یہ خلیل یزدان — وہ نار یہ نور باغ رضوان
شاہنشہ انبیا کا فرمان — تاجِ سر اصفیا کا فرمان
آئینہ حق سے منہ نہ پھیرو — میزان خرد مین اسکو تولو
کھلجائیگا حال حق و باطل — صورت کے ہے آئینہ مقابل
عیسےٰ کی منادی بدزبانی — بتلاؤ کہان ہی میری جانی
توہین نہین ہی دین کی دعوت — ذاتِ اشرف کی ہی شرافت
بیوجہ جو ہمکو چھیڑتے ہو — ہے زہر یہ چھیڑ چہار سمجھو
کس پرچے مین دین عیسوی کی — توہین بتاؤ کس نے لکھی
اور دن سے نہین ہی کام ہمکو — دو ایک سے ہی کلام ہمکو
معذور رکھو مسیحی بھائی — کلمہ پڑہو ہو چکے لڑائی

اور خدا کے بیٹے اور تین من - تیسرے اور خدای مجسم
کیون مانتے ہو اور خدا کے علم و ارادے کو بیٹا اور روح
القدس کیون جانتے ہو علم و ارادہ تو خدا کے صفات ہین
وہ بینا اور روح القدس کیون ہونے چلے اور صفات تھے
سو ذات کیون ہو گئے دینا مین ایسی غلطی بھی کوئی ہوویگی
اور خدا اور علم و ارادے کو وحدت فی الکثرت اور کثرت
فی الوحدت کیون کہنے لگے وحدت فی الکثرت اور کثرت فی
الوحدۃ تو صوفیون کی بات ہے وہان سے کیون سرقت
کر لئے اسکا معنی ہرگز ہرگز تین خدا کا نہین صوفی لوگ کثرت
خلق کو کہتے ہین اور وحدت خدای واحد کو پھر اُس کثرت
کا نام ظل اور پرتو وجود الٰہی کر کے رکھے ہین اور وحدت کا
نام شخص ظل اسکا نام اسواسطے ہوا کہ وہ زایل ہو جانے
والا ہے اور شخص اسکا نام اسواسطے ہوا کہ وہ پایندہ اور
قایم ہے پھر وے صوفی لوگ اُس پرتو مین وجود الٰہی کا
مشاہدہ کرتے ہین اور اوسکو وجود الٰہی کی دلیل گردانتے
ہین اسکا نام وحدت فی الکثرت ہے یعنی خلق دلایل ہین
خدای واحد کے یعنی اسکو تبلانے والے پھر اسیطرح صوفی
لوگ وجود الٰہی مین پرتو کا اور ظل کا جسکو عکس بھی کہتے
ہین یعنی خلق کا خالق مین مشاہدہ کرتے ہین یعنی خالق
کو دلیل گردانتے ہین اور مخلوق کو مدلول اسکو کثرت
فی الوحدت کہتے ہین یعنی خالق دلیل ہے خلق کی -
جب تم خدا کو اور علم کو اور ارادے کو کثرت یعنی خلق
بنا دے تو پھر اُن تینون کا خالق کون اسیطرح تم ان

تینون کو خالق بنا دے تو خلق کون واہ آپ کی کیا خدا
پرستی ہی ذرا غور تو کیجیے اور تثلیث کا معنی لغت مین
گوشہ کردن و بخشش کردن ہے وحدت فی الکثرت اور
کثرت فی الوحدۃ کا نام جو تثلیث کر کے رکھے سو کونسی
مناسبت سے رکھے شمس الاخبار مین کیا کرون اگر تم
دینا کا دلسوز و جان فشان منجی ہمارا قدوس و عادل اور
رحیم و کریم خداوند عیسیٰ مسیح اس زمانے مین مجسم ہوتا تو
مین آپکا ہاتھ پکڑ کر اون کے حضور لیجاتا منشور محمدی
جل جلالہ و عم نوالہ دل اور جان سے دلسوزی اور جان
فشانی سے پاک ہے نجات دینا اللہ کی شان نہ حضرت
عیسیٰ کی - حضرت عیسےٰ کا کام یہی کہ گنہ گارون کی خدا کے
اذن سے خدا کے حضور مین شفاعت اور سفارش کرنا
قدوس خدا ہے نہ حضرت عیسیٰ بلکہ حضرت عیسیٰ مقدس
یعنے گناہون سے پاک کیا گئے اسیطرح عادل حقیقی اور رحیم
و کریم حقیقی اور خداوند حقیقی رب العزت تعالیٰ شانہ ہے
نہ حضرت عیسیٰ بلکہ حضرت عیسیٰ رب العزت کے عدل کا
اور رحم و کرم کا پرتو رکھنے والے اور رب العزت کے عدل
کے اور رحم و کرم کے دلیل حضرت عیسیٰ خود جسم مین انکو
مجسم بولنا بالکل باطل اور جھوٹ پھر انکو خدا کے مجسم بنانا
اس سے بڑا کفر کون - کیا حضرت عیسیٰ کیا اور کوئی سب
کے سب خدا کے حضور جانیوالے ہین نہ انکے حضور کوئی
جانیوالا بلکہ حضرت عیسیٰ کے حضور جانا تو توحید سیکھنے
کیواسطے ہے نہ تثلیث شمس الاخبار اور کہے کہ

ای میرے خداوند اور ای میرے خدا منشور محمدی مولوی صاحب کبھی یہہ نکہتے بلکہ یہہ کہتے ای میرے خدا کے رسول اور ای میرے خدا کے خاص بندے ای میرے رسول مجھکو توحید قرانی سکھاؤ کیونکہ قرآن سب کتب سماوی کا خلاصہ اور لب لباب ہے * والسلام علی من اتبع الہدیٰ راقم محمد حنیف

شمس الاخبار کے چھٹوین نمبر کا جواب

شمس الاخبار یہہ امر ابتک مباحثہ طلب ہی کہ جب کبھی اور جہان کہین مذہب کا تذکرہ ہوا سُنتے اور سمجھنے بغیر لوگون نے اسکو ایک طرفی تحقیقات کا گمان کرلیا اگرچہ مذہبی تذکرہ دو طور پر ہوتا ہے ایک وہ جسمین غیر مذہب کا ذکر ہو اور دوسرا وہ کہ جسمین اپنے ہی مذہب کی ذاتی تاثیرون کا بیان ہووے منشور محمدی اون فقرون مین فقط لفظون کو جوڑ دئے ہین، مطلب دل مین ہے دل کے مطلب پر لفظون کی دلالت نہین پس مباحثہ طلبی کس بات کی ہے اور تذکرہ کس طور کا ہے تحقیقات کا گمان کرلینا کیا بات ہے پھر مذہبی تذکرے کے دو طور ہین کرکے مذکور کرنا کس لئے ہی سو خوب مفہوم ہوا شاید بیان کرنیوالے صاف بیان کرنے سے عاجز ہین اس واسطے خوب بیان نکرسکے ہمکو اون فقرون سے متکلم کا ارادہ اس طور سے ہوگا کرکے جواب دینے کی حاجت نہی شمس الاخبار مگر ہم اُس تذکرے کو دل سے ناپسند کرتے ہین کہ جب غیر مذہب کا ذکر اس ڈھنگ سے کیا جاوے کہ اسمین غیر سند باتین ملاکر ناحق کی حجتین

نکالی جاوین منشور محمدی جب کوئی شخص غیر مذہب پر غالب ہونا چاہتا ہے تو بے سند بات کبھی نہین کرتا سند ہی سے کرتا یہہ بات سب پر ظاہر ہے لیکن وہ مذہب والے کو کچھ نہین سوجھنے کے سبب سے دفع الوقت کرتا اور کہتا کہ بے سند بات ہے اُس مذہب والے کو کیا چیز ہاتھ ہے کہ اپنے مقابل سے کہے کہ تم جو کہتے ہو اسکی سند بتلاؤ تب وہ خواہ مخواہ سند بتلانیکے واسطے جیا چاہئے موجود ہے شمس الاخبار اور ہم اسکو بھی بُرا سمجھتے ہین کہ جب غیر مذہب کا ایک ناشایستہ امر بیان کرنا ہو تو اسکو ناشایستگی اور غیر مذہبی سے بیان کرین منشور محمدی یہہ بھی کہین ہوا ہے کہ ناشایستہ اور غیر مہذب امر ناشایستہ اور مہذب ہوجاوے اور بُری حقیقت اچھی حقیقت ہوجاوے ناشایستہ اور غیر مہذبی کا بیان ناشایستگی اور غیر مہذبی سے ہی ہوگا شمس الاخبار ہان بیشک ہم مذہبی ذکر کو ایک لطیف اور دلربا سمجھتے ہین بشرطیکہ اس مین بدزبانی اور نالائق طور سے بیان ہو منشور محمدی بدزبانی اور نالائق طور سے دور رہنا اہل اسلام کا حصہ ہے ہر کسی کے نصیب نہین قرآن مجید ان باتون سے مملو ہے وَاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا - مَا اسکی دلیل برخلاف اسکے عیسویون کو دیکھا چاہیے کہ مالک علی الاطلاق کے جناب مین بدزبان ہین کہ اس پاک پروردگار کے ایک خاص مقرب غلام

کو مالک اور خدا مانتے ہین دنیا مین اس سے کوئی بڑی گالی نہین ہے اسکے پیچھے ہین شمس الاخبار ہم اس سے انکار نہین کرتے کہ جب ایک مذہب کے صریح برائیان ہون تو اسکو بھی بیان مین لانا کچھہ قباحت نہین منشور محمدی صریح برائیون کو بھلائیان بنانے کی اور ناشایستہ اور غیر مہذب کو شایستہ اور مہذب بنانیکی بات کدہر گئی یہہ اکیتم کا سرسام ہے علاج طلب شمس الاخبار مگر ہمارا انکار تو اس بات سے ہی کہ کسی حالت اور کسی طرز سے بے تہذیبی اور بدزبانی ہونے پاوے منشور محمدی کبھی کہتے ہین بے تہذیبی اور بدزبانی ہونے پاوے کبھی کہتے ہین مذہب کے صریح برائیون کا بیان کچھہ قباحت نہین یہہ تناقض کیا مگر بولنے والا یہہ بولتا ہے کہ اس طرح کا عقیدہ رکھنے والا راستہ کھویا ہے یا اسکو وقوف وشعور نہین ہے وقوف وشعور پیدا کرو اور راستہ دیکھہ کچھہ فلان بستان مان بہن کی گالی تو نہین رہی جو اسکو بدزبان کرکے بولا جاوے چنانچہ تم ہی لکھے ہو کہ ایک بہت بڑے فصیح اور عالم شخص کا قول ہے کہ جب کسی مذہب کی برائیان بیان کرنی ضرور ہون تو مناسب ہے کہ بہت ہی تیز تلوار سے کام لین نہ کہ گدہر سے پیٹ کر زخم مارین عیسوی صاحب اس بابین انجیل کی سند کیون نہین گذارے جو ایک بڑے فصیح اور عالم شخص کے قول کی طرف دوڑے پھر ہم تیز تلوار سے کام لین

تو اسمین کیا قباحت ہے شمس الاخبار ہر ایک مذہب اور ملت کا دلربا اور دلچسپ تذکرہ بیشک کرنا چاہئے پر تہذیب اور سنجیدگی ہاتھہ سے نہ جانے پاوے منشور محمدی عیسوی مذہب جو عبارت ہے بندے کو خدا جاننے سے اور مملوک کو مالک ماننے سے اسکا تذکرہ کبھی دلربا اور دلچسپ نہین وہ مقام تہذیب وسنجیدگی کا کبھی نہین بلکہ تہذیب وسنجیدگی ہاتھہ سے جانیکا مقام اسیواسطے تیز تر یاقی کہلایا گئی۔ فقط + باقی آیندہ

اشتہار

یہہ اخبار اسم بامسمّی منشور محمدی نام مہینے مین تین بار پانچوین پندرہوین پچیسوین تاریخ ماہ انگریزی کو چھپکر خدمت مین شایقین دور وقرین کے بھیجا جائیگا۔

اپنی حسن بیانی سے ناظرین کے پسند آئیگا۔ قیمت سالانہ اسکی بمد پیشگی تین روپیہ علاوہ محصول ڈاک مقرر ہے۔

پس جن صاحبون کو اسکی خریداری منظور ہو اپنا نام معہ مقام وعہدہ بخط صاف لکھکر روانہ کرین اخبار عشرہ واراون کے نام نامی روانہ ہوگا۔ فقط ۔

چامراج پریس واقع معسکر بنگلور مین اہتمام سے محمد قاسم غم کے چھپا

طریقہ تعلیم

تہذیب الاخلاق نمبر ۳ امورخہ یکم رجب مین جو حال تجویز تقرری مدرسہ موسومہ مدرسۃ العلوم جسکے مہتمم مولوی سید محمد احمد خان صاحب بہادر سی ایس آئی صدر الصدور بنارس ہین لکھا ہے جو کہ اوسمضمون مین بہت سی تجویزین متعلقہ قواعد اوس مدرسہ کے نہایت پسندیدہ اور عمدہ ہین اسجگہہ بخوف طوالت بطور خلاصہ نقل کئی جاتے ہین اگر وہ سب مضمون تحریر ہوتا تو اور بہی خالی از لطف نہوتا مگر بسبب قلت جگہہ بالفعل ایسقدر تحریر ہوتا ہے وہو ہذا - ہم سے لوگ باصرار پوچہتی ہین کہ مدرسۃ العلوم مجوزہ مین طریقہ تعلیم کیا ہوگا اور اوس تعلیم مین اور گورنمنٹ کالجون کے تعلیم مین کیا فرق ہوگا اور جو لڑکے اوسمین رہینگے وہ کیونکر تربیت پاوینگے اور جو لڑکے وہان نہ رہینگے وہ کیون کر داخل ہون گے - ہم جواب دیتی ہین کہ جب مدرسۃ العلوم قایم ہوگا تو ایک جدا کمیٹی اوسکے انتظام کی مقرر ہوگی جو سنڈیکٹ یعنے مجلس مدبران تعلیم کو کہا دیگی اور جسمین مسلمان بلالحاظ فرقہ شریک ہونگے اوس کمیٹی کی رائی پر اون سب باتون کا انتظام منحصر ہوگا مگر وہ لوگ اس جواب پر بس نہین کرتے اور یہ بات کہتے ہین کہ ہرگاہ تم اسکے بانی ہو تو تم بتاؤ کہ تمنے کیا نقشہ سوچا ہے اور کس تدبیر سے اوسکا قایم ہونا سمجہا ہے قطع نظر اسبات سے کہ مدبران تعلیم اوسکو بجنسہ بحال رکہین یا کچہ تبدیل کرین تم تو اپنا نقشہ ہمکو بتلاؤ تاکہ ہمکو کچہہ خیال ہو کہ یہ مدرسۃ العلوم کیا ہوگا اور کسطرح پر ہوگا پس لاچار

۲

جو ہماری سمجہہ مین ہے ہم بیان کرتے ہین جو ابہی تک شیخ چلی کے خیالات سی زیادہ رتبہ نہین رکہتا - ہم اس مدرسۃ العلوم کو محمدن یونیورسٹی یعنی دارالعلوم مسلمانی بنانا اور بالکل اکسفورڈ اور کیمبرج کی یونیورسٹی کے (جسکو ہم دیکہہ آئے ہین) نقل اوتارنا چاہتی ہین اور وہ نقل اسطرح اوتری گی - جو لڑکے اون مکانات مین سکونت اختیار کرینگے بڑی عظیم الشان مکان متعدد ایک خاص نقشہ سے تیار ہونگے اور جسکا ذکر طوالت سے اس اخبار مین نہین لکھا ہے رہنا ہوگا - اون پر اور کیطرح جسطرح کہ کیمبرج اور اکسفورڈ کے کالجون کی لڑکون پر گرجا مین جانا اور نماز مین شریک ہونا ضرور ہے اپنی اپنی مسجدون جانا اور نماز مین شریک ہونا فرض ہوگا یعنی لڑکون کو پانچون وقت کی نمازون مین حاضر ہونا اور نماز جماعت سے پڑہنا واجب ہوگا اور شیعہ لوگون کو صرف تین وقت اسلئی کہ وہ ظہر و عصر مغرب و عشا ساتہہ پڑہ لینگے - جو لڑکے صرف مدرسہ مین پڑہنے کو حاضر ہونگے اون کو ظہر و عصر کی نمازون مین شریک ہونا واجب ہوگا - اگر سنڈیکٹ یعنی مدبران تعلیم سوائی مسلمانون کے اور کسی قوم کے لڑکے مدرسۃ العلوم مین پڑہنے کی اجازت دینگے تو وہ صرف مسجد مین حاضر ہونی اور نماز مین شریک ہونے یا اور کوئی مذہبی کام کرنے سے بری رکہا جاویگا جسطرح کہ اکسفورڈ اور کیمبرج مین غیر مذہب کا طالبعلم کرجے مین حاضر ہونے اور رسومات مذہبی ادا کرنے سے بری رہتا ہے - جسقدر طالبعلم اکسفورڈ اور کیمبرج کی یونیورسٹیون مین پڑہتے ہین اون کو ایک قسم کا کوٹ

اور ایک قسم کی ٹوپی ملتی ہے تاکہ ایک قسم کا لباس سب کا ہو
جاوی اس سے نہایت عمدہ فایدہ ہین جنکا بیان اس مقام
پر ضرور نہین مدرستہ العلوم کی طالبعلمون کو بجای کوٹ کے کالے
اپکہ کا نیمہ آستین چغہ اور لال ترکی ٹوپی جسکا رواج روم اور
مصر اور عرب اور شام مین ہے اور اب وہ ٹوپی خاص ترکون
یعنے مسلمانون کی ٹوپی سمجھی جاتی ہے دیجاوی گی اسکے سوا
اور ہر شخص کو اختیار رہوگا کہ جیسا لباس چاہی ویسا پہنے۔
تمام طالبعلم جو مکانات مدرسہ مین سکونت رکھتے ہون یا نہ
رکھتے ہون جب مدرسہ مین یا کتب خانہ مین یا عجایب خانہ مین یا
اخبارون کے کمرے مین آوینگے تو بغیر اوس چغہ اور ٹوپی کے
آنیکے مجاز نہونگے اور مدرسہ کے رہنے والے طالبعلم اون دنون
مین جبکہ مدرسہ کھلا ہوگا اگر مدرسہ سے باہر جاوینگے تو یہی چغہ اور
ٹوپی پہنکر جاوینگے۔ ہر طالبعلم کو مدرسہ مین انگریزی جوتہ اور
موزہ پہنکر آنا ہوگا ننگے پاؤن پہرنے یا ہندوستانی جوتہ
پہنکر آنیکی اجازت نہوگی۔ کوئی طالبعلم دھوتی پہنکر مدرسہ مین
آنیکا مجاز نہوگا۔ تمام طالبعلم جو دہان رہتے ہون گے
بعد نماز صبح پیادہ پا ہوا کہانے احاطہ مین ایک قاعدہ کے
ساتہہ پہرینگے اور جاڑون مین قبل مغرب اور گرمیون مین
بعد مغرب گاڑیون مین ہوا کہانے جاوینگے اون کے لئے ایک
قسم کی گاڑیان ہوا خوری کی جسمین جوڑی گہوڑون کی جتی
ہوگی اور سولہہ یا بارہ لڑکے اوسمین بیٹھہ سکینگے مہیا اور موجود
رہینگی۔ لڑکون کے پڑہنے اور کہیلنے اور کہانے اور سونے اور
نہانے اور کپڑہ بدلنے کے سب وقت معین ہونگے اور ہر لڑکے

کو اوسوقت وہی کام کرنا ہوگا جو اوسوقت کی لئی مقرر ہے یہان
تک کہ جو وقت سونے کا ہے اگر طالبعلم چاہے کہ مین اوسوقت
پڑہون اور تہوڑی دیر کے بعد سوؤن تو وہ ایسا نہین کرسکیگا
بلکہ اوسکو ضرور ہوگا کہ سونے کیوقت پر سو رہے اگرچہ بالفرض
نیند نہ آوے تو پلنگ پر آنکہین بند کئے پڑا رہے۔ کہیلنے
کے متعدد قسم کے کہیل کے سامان موجود ہونگے اور جو کہیل
جسکو پسند ہوگا وہ اختیار کریگا گہوڑے پر چڑہنا بندوق
لگانا تیرنا یہ سب کام بہی مناسب طور اور اندازہ پر سیکہایا جاویگا
الفاظ جو لڑکون کی زبان پر چڑہ جاتے ہین اون کے بولنے کا
سخت امتناع ہوگا یہانتک کہ اگر کوئی لڑکا کسیکو جھوٹا کہہ
بیٹہیگا تو وہ بمنزلہ دشنام سخت کی سمجہا جاویگا۔ تمام طالب
علم مدرسہ کے رہنے والے ایک کمرہ مین ایک جگہہ بیٹہکر کہانا
کہاوینگے طرز کہانیکا یا تو مثل ترکون کے ہوگا جو میز کرسی پر بیٹھکر
کہاتے ہین یا مثل عربون کے ہوگا جو زمین پر بیٹھکر اور چوکی پر کہانا
رکھکر کہاتے ہین۔ ان دونون طریقون مین وہ طریقہ اختیار
کیا جاویگا جسکو خود لڑکے کثرت رائی سے پسند کرینگے۔ تمام
چیزین کہانیکی وقتاً فوقتاً پکائی جاوینگے اور ہر موسم کا میوہ
بہی لڑکون کو مناسب طور سے دیا جاویگا اور ہر ہفتہ مین ایک
خاص کہانا خود لڑکون کے فرمایش سے پکایا جاویگا جسکو وہ خود
اپنی کثرت رائی سے قرار دینگے بشرطیکہ بلحاظ موسم کے وہ صحت
کو مضر نہو۔ لڑکون کو صفائی سے رہنے کی نہایت تاکید ہوگی
اور قبل اسکے کہ کوئی لڑکا سکونت کے لئے مکانات مین داخل ہو
یہ بات دیکہہ لیجاویگی کہ جس قسم کے وہ کپڑے پہنتا ہے اوسکی باس

پاس اسقدر روپیہ ہی ہین جن سے وہ صفائی اور اجلے پن سے
رہ سکے یا نہین - کسی لڑکے کو اجازت نہوگی کہ وہ گوٹے اور
کناری لگا ہوا بازار کا رنگا ہوا رنگین دنیم رنگ یا ایسا باریک
جسمین سے بدن دکہائی دے یا ایسا تنگ جس سے چوچی اور پیٹ
نظر آوے کپڑا پہنے - کسی لڑکے کو اجازت نہوگی کہ وہ بہت
بڑی بڑی بال جو کان کے لو سے زیادہ نیچے ہون سر پر رکہی
یا کاکلین بنادی یا پٹیان جماوے یا مسی لگادے یا
انگوٹہی و چھلے پہنے یا کسی انگلی پر مہندی لگادے - کوئی
شخص مدرسہ مین اور کوئی طالبعلم جو وہان رہتا ہی پان
کہانے یا ہندوستانی حقہ یا چرٹ پینے کا مجاز نہوگا - جو
لڑکے وہان رہتے ہون صرف پڑہنے آتے ہون اونکے
لئے ایک جگہہ تجویز کیجاویگی جہان اونکی ٹوپی اور چغہ اور
انگریزی جوتے رکہے رہینگے جب وہ مدرسہ مین آوینگے وہان
سے پہنکر چلے آوینگے اور جب جاوینگے وہان رکہہ جاوینگے اجازت عالم

جناب منشی میرزا اثر صاحب مہتمم اخبار مخبر صادق سلامت
مہربانی کرکے میرے ان دونون مضمونون کو درج فرمائیے اور
مجکو ممنون احسان کیجئے -

شمس الاخبار کی کارپردازون کے توہین آمیز خیالات اور یادری رجب علی صاحب کا حمایتی ہونا اور یہ کہ فی الحقیقت اخبار مذکور مین ایسے خیالات چھپتے ہین یا نہین

ایک مثل کے قریب ہوتا ہی کہ مین شمس الاخبار کو دیکہتا ہون
اور یہہ میرا دیکہنا صرف یہی نہین کہ دیکہکر اور الگ پھینکدیا

جلد ۱

بلکہ اسکے ہر مضمون کو بڑی غور و فکر سے معائنہ کرتا ہون
اور اونمین جو باتین مذہب اسلام کے بانی مبانی کی نسبت ہوتی
ہین اونکو اور نیز اون رایون کو جو پیغمبر اسلام کے بارے مین بعض
نافہم اور جاہل یادری لکہتے ہین پڑہتا ہون اور بخوبی جانچ
اور پرکہہ بہی لیا کرتا ہون مگر افسوس ہے کہ جب مین ان سب
باتون سے فرصت پاتا ہون تو مجکو یہی کہنا پڑتا ہی کہ اخبار
مذکور کی جسقدر کارپردازی مین تہذیب اور علوم اسلامی
سے بالکل ناواقف ہین اور جسقدر اون لوگون کے خیالات اس
اخبار مین درج ہوتے ہین سب پوچ اور بادر ہوا ہوتے ہین
اور اسکا سبب مجکو یہی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ چھوٹے یادری
جنہون نے مذہب اسلام کو کسی دنیاوی غرض سے چھوڑکے
مذہب عیسوی اختیار کیا ہی اور علم مناظرہ اور علوم اسلامی
سے محض نابلد ہین وہ اپنے مضمون لا یعنی اسوجہہ سے
لکہتے ہین کہ ہماری اوپر جو یادری صاحب افسر ہین وہ ان مضامین
کو دیکہہ کے بہت خوش ہونگے اور اگر ہماری دس روپیہ
ماہواری ہونگے تو وہ اس سبب سے پندرہ یا بیس روپیہ ماہواری
کردینگے - اور جب مین ان باتون کو بہی کہہ چکتا تہا تو مین
یہہ خیال کرتا تہا کہ اس شمس الاخبار کی چمک دمک جبتک
تک ہی جب تک اسکے مقابلہ مین اہل اسلام کیطرف سے کوئی
اخبار نہین جاری ہوتا ہے - کیونکہ ہر چیز کا یہہ تماشا
ہے کہ جب تک اوسکے مقابلہ مین کوئی چیز نہین ہوتی ہی
تب تک اسکی برائی اور بہلائی کا حال بخوبی نہین کہلتا
ہی اور جب اوسکے مقابلہ مین کوئی اور چیز ہوتی ہی تو یہہ

اوسکی قلعی کہل جاتی ہے - چنانچہ جب سے اس معرکہ مین مخبر صادق اخبار نے قدم رکہا ہی تب سے اکثر شمس الاخبار کے مضامین کی تردید اور ابطال اچہی طرح پر کیا گیا اور ہمنے کبہی نہ دیکہا کہ شمس الاخبار نے اسکی ایک لفظ کا بہی جواب دیا ہو - اور جب سے کہ بنگلور مین منشی محمد قاسم صاحب کے ورود مین اور عالی ہمتی سے منشور محمدی کی نشر و اشاعت ہوی ہے اوسکے مہتمم عالی ہمم نے بالتخصیص شمس الاخبار لکہنؤ کے خام خیالون کو عمدہ طور سے رد کرنا شروع کیا ہی جب مین یہہ بیان کر چکا تو اب مین پادری رجب علی صاحب سے دریافت کرتا ہون کہ آپ جو شمس الاخبار کی خوبیون کے بارہمین بڑے طول و طویل اور شد و مد کے ساتہہ عبارت لکہتے ہین اور اس عبارت مین آپ یہہ بہی لکہا کرتے ہین کہ اس اخبار کا ایک کارپیانڈنٹ جسکا نام محی الدین ہی وہ تو بڑا بدزبان ہی اور باقی سب کارپیانڈنٹ اوسکے بہت تہذیب کے ساتہہ مذہب اسلام کا رد کرتے ہین - اسکی کیا وجہ ہی کیا معنی کہ آپ بہی تو مذہب اسلام اور اوسکی بانی مبانی کی بہت توہین کیا کرتے ہین - دیکہئے کہ جب آپ خطبات الاحمدیہ مولفہ جناب مولوی سید احمد خان صاحب بہادر کی نظر ثانی کرتے تہے تو اوسمین آپ نے معاذ اللہ یہ لکہا کہ [پیغمبر اسلام کی نالائق حرکتین] اور پہر جناب مولانا سید احمد خان صاحب بہادر کے باب مین تحریر فرمایا کہ سوپ بولے تو بولی جہلنی کیا بولے جسمین نو سو بہتر چہید - اور علاوہ ان باتون کے آپنے بہت سی باتین رسول مقبول کی نسبت لکہی ہین جسکو مین اسوقت بیان نہین کر سکتا ہون - اب آخر مین پادری صاحب سے عرض کرتا ہون کہ آپ خود ہی تہذیب اور شائستگی کی رسی کو چہوڑے بیٹہے ہین دوسرے کو کیا نصیحت کرتے ہین جسوقت آپ تحریر مین تہذیب اور اخلاق کو برتین گے اوسوقت اپکی یہہ تحریر کہ شمس الاخبار مین بجز ایک کارپیانڈنٹ کے مضمون کے اور کوئی مضمون ایسا نہین درج ہوتا ہی جسمین کسی قسم کی مذہب اسلام کی توہین ہو ٹھیک ہوگی ورنہ آپ ہمیشہ ٹھیک ٹہیک اس مثل کے مصداق رہینگے -

[خود را فضیحت دیگر را نصیحت فقط محمد حسین اغلب ازموہان]

پیغمبر اسلام اور اونکی نسبت عیسائی مورخون کی رائے

مجکو اس بات کا خیال رہا کرتا تہا کہ مسلمان مورخون نے پیغمبر اسلام کی نسبت تو جو کچہہ لکہا ہی وہ لکہا ہے - اور اسی کے ساتہہ مجکو یہہ بہی خیال رہا کرتا تہا کہ یہہ لوگ جو ہندوستان مین اپنا اصلی مذہب ترک کر کے عیسائی ہو گئے ہین اور مذہب اسلام کو بانی مبانی کی نسبت بیہودہ باتین لکہا کرتے ہین اور گالیان دیا کرتے ہین اسکی کیا وجہہ ہے آیا یہہ لوگ تعصب سے یہہ باتین لکہتے ہین یا بغیر تعصب کے - اور مین یہہ بہی سوچتا تہا کہ عیسائی مورخون نے بہی اسلام کی واعظ کی نسبت کچہہ لکہا ہے یا نہین - اور اگر لکہا ہے تو تعصب سے لکہا ہی یا بغیر تعصب کے — چنانچہ ان باتون کی مجکو تفتیش ہوی اور دہونڈہتے دہونڈہتے

کئی ایک عیسائی مورخون کی رائین رسول مقبول کی نسبت
ایسی دیکھین جو انہون نے تعصب کو قطع نظر کرکے لکھین
ہین پس جب مین اون لوگون کی یہہ رائین دیکھہ چکا تو مینے
دل سے یہ بات بلا تحاشا کہدی کہ یہہ عیسائیان جدید جو
ہندوستان مین گلی کوچون مین منادی کرتے پھرتے ہین انکو
جہہ بھی مذہب اسلام سے واقفیت نہین ہی یہہ صرف دنیا
کی غرض سے یہہ تعصب کرتے ہین اور ایک بہت بڑے
خدا کے نبی کو بُرا کہتے ہین -

اب مین مذکورہ مورخون کی رائے کو نقل کرتا ہون جنہون
نے پیغمبر اسلام کی نسبت لکھی ہے -

مسٹر جان ڈیون پورٹ صاحب

تحریر فرماتے ہین — کیا یہہ بات خیال مین آسکتی ہی کہ
جس شخص نے اس نہایت ناپسند اور حقیر بت پرستی
کے بدلے جسمین اوسکے ہموطن (یعنی اہل عرب) مدت سے
ڈوبے ہوے تھے خدائی واحد برحق کی پرستش قایم کرنے
سے بڑی بڑی دایم الاثر اصلاحین کین مثلاً اولاد کشی
کو موقوف کیا نشے کی چیزون کے استعمال کو اور قمار بازی کو
جس سے اخلاق کو نقصان پہونچتا ہے منع کیا بے نہایت
سے کثرت ازدواج کا جو اسوقت مین رواج تہا اوسکو
بہت کچھہ گھٹاکر محدود کیا غرضکہ ایسے بڑے اور سرگرم
مسلح کو ہم فریبی ٹھہرا سکتے ہین اور یہہ کہہ سکتے ہین کہ ایسے
شخص کے تمام کارروائی مکر پر مبنی تہی - نہین ایسا نہین
کہہ سکتے بیشک محمد (ص) بجز دلی نیک نیتی اور
ایمانداری کے اور کسی سبب سے ایسی استقلال کے ساتہہ
اپنی کارروائی پر ابتداء نزول وحی سے جو خدیجہ سے بیان
کی اخیر دم تک جبکہ عایشہ کی گود مین شدت مرض مین وفات
پائی مستعد نہین رہ سکتے تہی جو لوگ ہر وقت اون کے پاس رہتے
تھے اور جو اون سے بہت ربط و ضبط رکہتے تھے اون کو بھی کبھی
اون کے ریاکاری کا شبہہ نہین ہوا اور کبھی اونہین اپنے نیک
برتاؤ سے شبہہ نہین کیا — بے شک ایک نیک اور صاف
طبیعت شخص جسکو اپنی خالق پر بہروسا ہو اور جو ایمان اور رسم
ورواج مین بہت بڑی اصلاح کرے - حقیقت مین صاف
خدا کا ایک آلہ ہوتا ہے اسکو ہم کہہ سکتے ہین کہ خدا کا پیغمبر ہے
جسطرح خدا تعالیٰ کے اور وفادار خادم گذرے ہین - اوسیطرح
اگرچہ اونکی خدمتین کامل نہ تہین اوسیطرح محمد کو بھی ہم خدا
کا ایسا سچا خادم کیون نہ سمجہین جسنے خدا تعالیٰ کی خدمت
ایسی ہی وفاداری سے کی اور اونے جو مثل اور اون کے خدمت کی
پوری اور کامل نہ تہی — اسبات پر کیون نہ یقین کیا جاوے
کہ اوسکو زمانہ اور اپنی ملک مین اپنی قوم کو خدا کی وحدانیت
اور تعظیم سکہلانیکے لئے اور اون کی حالت کے مناسب انکو
ملکی اور اخلاقی امور مین نصیحت کرنیکے لئے خدا نے بھیجا تہا -
اور وہ راست بازی اور راست کرداری کا واعظ تہا -

اڈورڈ گبن صاحب لکھتے ہین کہ محمد کا مذہب شکوک
اور شبہات سے پاک اور صاف ہی - قرآن خدا کی
وحدانیت پر ایک عمدہ شہادت ہی مکہ کے پیغمبر نے جون
کی انسانون کی ستارون اور سیارون کی پرستش کو جو

معقول دلیل سے رد کیا کہ جو شے طلوع ہوتی ہے غروب ہو
جاتی ہے - اور جو حادث ہی وہ فانی ہی ہو جاتی ہے اور
جو قابل زوال ہی وہ معدوم ہو جاتی ہے - اوسنے اپنے معقول
سرگرمی سے کائنات کی بانی کو ایک ایسا وجود تسلیم کیا جسکی
نہ ابتدا ہی اور نہ انتہا وہ کسی شکل مین محدود ہی نہ کسی مکان مین
اور نہ کوئی اوسکا ثانی موجود ہے جس سے اوسکو تشبیہ دی
سکین - وہ ہماری نہایت خفیہ ارادون پر بہی آگاہ رہتا ہے
بغیر کسی اسباب کے موجود ہی - اخلاق اور عقل کا کمال جو اوسکو
حاصل ہے - اون بڑے بڑے حقایق کو پیغمبر نے مشہور کیا
اور اوسکی پیرون نے اوسکو نہایت مستحکم طور سے قبول کیا اور
قرآن کی مفسرین نے معقولات ذریعہ سے بہت درستی کے
ساتہہ اونکی تشریح اور تصریح کی - ایک حکیم جو خدا تعالی کے
وجود اور اوسکے صفات پر اعتقاد رکہتا ہو مسلمانون کے مذکورہ
بالا عقیدہ کی نسبت یہہ کہسکتا ہے کہ وہ ایسا عقیدہ ہی جو
ہمارے موجودہ ادراک اور قوای عقلی سے بہت بڑہکر ہے اس لئے
کہ جب ہمنے اوس نامعلوم چیز (یعنی خدا) کو زمان اور مکان
اور حرکت اور مادہ اور حس اور تفکر کے اوصاف سے مبرا کر دیا
تو پھر ہمارے سمجہنے اور خیال کرنیکے لئے کیا چیز باقی رہی - وہ
اصل اول (یعنی ذات باری تعالی) جسکی بنا عقل اور وحی
پر ہے محمد کی شہادت سے استحکام پر پہونچی چنانچہ اوسکو
معتقد ہندوستان سے لیکر مراکو تک موحد کے لقب سے ممتاز
ہین اور بتون کے ممنوع سمجہنے سے بت پرستی کا خطرہ مٹا
دیا گیا ہے = باقی آیندہ - محمد حسین اغلب از مولمان -

تتمہ جواب شمس الاخبار نمبر ۸

شمس الاخبار - سید صاحب کو انصاف کرنا چاہیے کہ وہ
خود جو حضرت مسیح کی الہیت اور تثلیث اقدس اور عانویل کے
پاک کفارے کے منکر ہین تو کیا اس سے بدزبانی اور سخت
کلامی اور کیا ہوگی منشور محمدی حضرت عیسی ابن مریم ہونے
کے کب منکر ہین بلکہ یہہ فرماتے ہین کہ عیسوی لوگ جو خدا کے
باب مین بدزبانی اور سخت کلامی کرتے ہین یعنی اس کے لئے بیٹا
بیٹا ٹہہراتے ہین اور اس واحد حقیقی کو تو ایک نہین ہی تین
ہے کرکے کہتے ہین اور حضرت مسیح کفارہ ہونے کی جہوٹی بات
لگاتے ہین سو ان سب باتون کو خلاف عقل و نقل جانتے ہین
واہ یہہ بہی کہین بدزبانی اور سخت کلامی ہوی ہے ہان
بدزبانی اور سخت کلامی وہ ہی جو یہود ناپاک نے حضرت
عیسے و مریم پاک کے باب مین آج تک ہو رہی ہے یہود
کی بدزبانی اور سخت کلامی ایک کیا بندے اور ایک پاک
بی بی کے باب مین ہے تمہاری بدزبانی خدا کے مقدمے مین ہے
دونون مین زمین و آسمان کا فرق ہے پس خدا کے مقدمے
کی بدزبانی اور سخت کلامی سے زیادہ اور کیا ہوگی - بہلا
سوپ بولے تو بولے جہلنی کیا بولے جسمین نو سو بہتر چھید یہہ
مثل تم پر اور یہود پر خوب صادق آتی ہے یعنی تم بہ نسبت
اون کے نو سو بہتر چھید والے ہو کیونکہ انکی بدزبانی بندے مین
ہے اور تمہاری بدزبانی مالک علی الاطلاق کے حق مین ہے سید
صاحب ان دونون طرحکی بدزبانیون سے پاک و مبرا اور بدزبانی
کی بات سید صاحب کے حق مین صرف بہتان و افترا —

شمس الاخبار مولوی صاحب جو مورخ ہونیکا دعوی
کرتے ہین تو کیا ان کے نزدیک ایسی بودی اور بی بنیاد نکتہ چینیان
زیبا ہین کبھی نہین منشور محمدی مورخ جو کچھ اسکے نزدیک
تحقیق کو پہنچا ہے وہ لکھتا ہی عیب سماعت مین آیا ہی تو
عیب لکھتا ہے ہنر سماعت مین آیا ہے تو ہنر پھر مورخ
کو نکتہ چین اور بعد تحقیق کے لکھی ہوی بات کو بودی اور بی بنیاد
بنانا پادری صاحبون کو ایسے بودی اور بے بنیاد نکتہ چینیان
مورخ محقق کے حق مین زیبا ہین کبھی نہین شمس الاخبار
حالانکہ صاف ظاہر ہے کہ مولوی صاحب کی تصنیفات خصوصًا
اپنی کتاب خطبات الاحمدیہ مین کیسے کیسے بیجا اور ناسزا
الزام عیسویون اور ان کے پاک مذہب پر لگائے گئے ہین وہ حقًا
اور حقیقۃً مبرا اور منزہ ثابت ہوتے ہین منشور محمدی
عیسویون کا مذہب کبھی پاک نہین ہوسکتا ہی کیونکہ خاک
کو عالم پاک بنائے ہین ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک
اور مولویصاحب کا الزام عیسویون پر کبھی بیجا اور ناسزا
نہین کیونکہ ان کے نزدیک ہر دعوی کی دلیل ہے پھر ہرگز
ہرگز مسیحی لوگ اون الزامون سے حقیقۃً مبرا ہوسکتے نہ مجازًا
شمس الاخبار یہ تو ہمکو بخوبی معلوم ہے کہ بیچارے مولوی
صاحب تو انگریزی علوم و زبان سے ناواقف ہین جیسا کسی نے
کہدیا بے تحقیق ویسا ہی تحریر درج فرماتے ہین اسمین ہم انکو
معاف و معذور سمجھتے ہین منشور محمدی مذہبی باتون کو علوم
سے یعنی ہیت و ہندسہ اور حساب و جغرافیہ وغیرہ سے کیا
علاقہ اور زبان کو کیا دخل زبان کی بابت آدمی اچھے

مترجم سے معلوم کرسکتا ہی رد کرنیوالا شخص مخالف کے مقابلے
مین جیسا کسی سے سنتا ہی ویسا بے تحقیق تحریر درج نہین کرتا
تم کیون مولوی صاحب کو اس باب مین معاف و معذور سمجھتے ان سے
دلیل طلب کرو دیکھو تو بتاتے ہین یا نہین وہ بڑے بہادر ہین
انکو کسی بات کا عذر نہین مرد میدان بھی کبھی معذور ہوتا ہی
شمس الاخبار تاہم اس بارہ مین انکی دانشمندی کے دریان
بڑا فرق پڑتا ہی زیرا کہ کارلیل صاحب کے تصنیفات کا اقتباس نے
جانے بوجھے اونہون نے لکھدیا منشور محمدی تمہاری لکھے سے
معلوم ہوتا ہے کارلیل صاحب کچھ نہین لکھے مولوی صاحب جانے
بوجھے لکھدی اگر کارلیل صاحب نہین لکھے ہین تو پھر تمہاری
یہہ بات کیا ہی جو کہے حالانکہ بات یہہ ہی کہ مورخون اور مصنفون
کے نزدیک صاحب مذکور ایک بیدین اور سراسر جھوٹے بلکہ
جھوٹہ کے باب مین جاننا چاہئے کہ فدرک نامی ملک یورپ کے
ایک بادشاہ کی نسبت جو دہریہ اور بدباطن تھا کارلیل
صاحب اپنی تصنیفات مین بہت تعریف اور توصیف لکھتا ہی
چونکہ کارلیل صاحب ایک ملک اسکا ماند مین جیتا ہی پر مورخون
اور مصنفون نے اسکے تصنیف کی ایسی تردید لکھی ہی کہ پھر اسکو
سر اٹھانیکا کوئی سبب نملا پس واقف کارون کے نزدیک اسکی تحریر
کو جو پیغمبر اسلام کی نسبت ہی وہی رتبہ ہے جو فدرک کی بارے
مین تحقیق کیا گیا اس صورت مین سید صاحب کو اسکی تصنیف پر
پھولنا اور فخر کرنا محقق کی شان سے بعید معلوم ہوتا ہی انتہے
ان عبارتون سے صاف ظاہر ہے کہ مولوی صاحب بے جانے بوجھے نہین
لکھے بلکہ کارلیل صاحب جو کچھ لکھے وہی لکھے اگر کارلیل صاحب

لکھتے تو اتنی ردوقدح ان کے تصنیف کی کاہیکو ہوتی
ہی محقق کی شان یہی ہے کہ محقق سے لے نہ مقلد سے
محقق کی تصنیف پر بھولے اور فخر کرے نہ مقلد کے کار
لیل صاحب کے محقق ہونے مین کوئی کلام نہین کرسکتے
کیونکہ اپنے مذہب پر رہتے ہوے اتنے مخالفون کے
خلاف مین لکھنے والا بے تحقیق کسطرح لکھہ سکیگا اور اتنے
لوگون کو کیون دشمن بنالیویگا محقق کسی کی پروا نہین
کرتا جو حق جانتا بولتا پس مولوی صاحب کے حق مین
یہہ بولنا کہ محقق کی شان سے بعید معلوم ہوتا ہی بعید
ترہے شمس الاخبار المختصر ہمکو الیٰ آخرہٖ حالانکہ بخوبی
ثابت کیا ہے کہ پیغمبر اسلام کو مرگی کی بیماری تہی الخ
منشور محمدی تمہارے لکھنے مین خیال کا اور رائے کا لفظ
موجود ہے وہ ڈاکٹر صاحب اپنی رائے مین اور خیال
مین ٹھہرالئے سو بات ہے کچھہ مورخ لوگ تواتر سے بولتے
آئے سو بات نہین جب تم لوگ اپنے رائے مین اور خیال
مین حضرت عیسیٰ کو خدا ٹھہرالئے ہین تو سرور عالم کے لئے
جنکا مزاج مبارک اعدل امزجہ تہا مرگی کی بیماری تہی کرکے
خیال کرلینا کیا عجب ہے فِیْ قُلُوْبِہِمْ مَّرَضٌ فَزَادَھُمُ
اللّٰہُ مَرَضًا یعنی ایک بیماری بندے کو خدا ماننے کی
تہی دوسری بیماری سرور عالم کے باپ ہین انکو مرگی
کی بیماری تھی کرکے جاننے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ھٰذِہٖ
الْکُفْرِیَّاتِ المختصر مورخ کا کام جو کچھہ تحقیق ہین آوے
لکھنے کا ہے نہ جو کچھہ جی مین آوے اسکو ثابت کرنیکا

وہ ڈاکٹر صاحب کی کیا ڈاکٹری ہے سو ذرا میدان مین
لاؤ دیکھو اُس ڈاکٹری کے دعویان اوترتے ہین کہ نہین
تمکو تمہارے خدائی مجسم کی قسم ہے کہ وہ ڈاکٹر کیا نامیت
کئے ہین قوانین طبی کے ساتہہ جسکو سب اطبا پسند کرین
لکھہ بھیجو یہہ جھوٹی بات تم ہر وقت لکھتے جاتے ہو جب
تک ہم تمہارے ڈاکٹر صاحب کی ناک قوانین طبی سے
نہین رگڑینگے تب تک یہہ دل کی سورش نہین
جاویگی ایسی کیا انکی ڈاکٹری ہے جو ہماری سمجھہ مین
نہین آتی پھر اگر مولوی صاحب کچھہ چھپائے ہین اور
مشہور باتون پر پردہ ڈالے ہین تم انکو کیون ظاہر
نہین کرتی — کیا ہے جو ظاہر کروگے مولوی صاحب
کی تحقیق کوئی جھوٹہہ نہین کس کی طاقت ہے کہ
اسکا نام جھوٹہہ رکھا جاوے، تحقیق کا لفظ خود جھوٹہ
کو رد کرتا ہی پھر تمہارے ایکدوست مولوی صاحب کی تصنیف
کا کیا رد کرسکینگے جب رد کرینگے رد بھی ہوجاوینگے تمہارے
دوست کو رد کی خبر ہے ہمکو رد الرد کے واسطے فکر کی حاجت
ہی نہین اُسکے رد کا مضمون ہمارے پیش پا ہی شمس الاخبار
تاہم ایک آخری بات کہنے سے اپنے لبون کو بند کرنا گناہ سمجھتے
ہون اور وہ گذارش یہہ ہے منشور محمدی جیسا تم
ایک آخری بات کہنے سے اپنے لبون کو بند کرنا گناہ سمجھتے ہو
ہین اور وہ گذارش یہہ ہے آؤ میرے پیارے عیسولو
آپ دیدہ و دانستہ خدا کی ذات وصفات مین کیون غلطی
کرتے ہو اور حضرت عیسیٰ کو جو خدا کے ایک رسول تھے خدا